

39211 - بنك ميں رقم ركهنى اور كيا ھاسپٹل كى تعمير زكاة كے مصاريف ميں سے ہے؟

سوال

جس كے پاس كسى بنك يا توفير بك ميں كچھ رقم ركھى ھو اور اس كى سالانہ زكاة بهى ادا كى جاتى ھو تو كيا فائدہ كے سبب يہ مال مشكوك ھوگا؟

اور زكاة نكالنے كے متعلق سوال يہ ہے كہ كيا مال كا كچھ حصہ ھاسپٹل يا يتيم خانہ بنانے كے ليے ديا جا سكتا ہے (كسى خاص ادارے كے اكاؤنٹ ميں مال جمع كروا كرنے كے ذريعہ) يا كہ مال ھاتھوں ميں دينا ضرورى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سودى بنكوں ميں رقم ركهنى اور اس پر سود لینا اور فائدے كا نام دينا كبيره گناہوں ميں سے ہے، اور اس مال كى زكاة ادا كرنے سے صاحب مال كو گناہ سے نہيں بچاتى .

آپ سوال نمبر (22339) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں سود كى حرمت كا بيان ہے.

اور اسى طرح سوال نمبر (181) كے جواب كا بهى مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں سودى بنكوں كے اندر مال ركهنے كى حرمت بيان كى گئی ہے.

دوم:

اور رہا مسئلہ زكاة كے مصاريف كاتو يتيم خانہ اور ھاسپٹل بنانے كے ليے زكاة دينا جائز نہيں، نہ تو ھاتھوں ھاتھ اور نہ ھى كسى واسطہ كے ذريعہ، كيونكہ زكاة كے مصرف محصورہ اور مقرر كردہ ھيں ان سے زيادہ كرنا جائز نہيں.

اللہ تعالٰی نے زكاة كے مصاريف مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان فرمائے ھيں:

صدقے (زكاة) صرف فقيروں كے ليے ھيں اور مسكينوں كے ليے اور ان كے وصول كرنے والوں كے ليے، اور تاليف قلب كے ليے، اور گردن آزاد كرانے كے ليے اور قرض داروں كے ليے اور اللہ كى راہ ميں اور راہرو مسافروں كے ليے

التوبة (60).

اور زکاة کے ان مصاریف کی تفصیل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کر لیں.

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاة دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں.

لیکن اگر اس زکاة کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جا رہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاة دینے والا خود زکاة کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نے زکاة اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم .